حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں صدی کے مجدد اور مجدد الف آخر بھی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ رمئی ۱۹۷۸ء بمقام فرینکفرٹ جرمنی)

(خلاصہ خطبہ)

حضور کے فرینکفرٹ میں قیام کا تیسرا جمعہ تھا۔ حضور ۲ بجے مقررہ وقت پر مسجد میں تشریف لائے۔ مسلسل کام کرتے رہنے کی وجہ سے طبیعت میں ضعف تھا لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ایک نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو پون گھنٹے تک جاری رہا۔ آپ نے آیت کریمہ:-

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (ال عمران:۸) کی تشریح کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ محکمات سے الگ کر کے متشابہات کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جن کا مقصد جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے ورنہ محکمات اصل اور متشابہات ان کی فرع ہوتی ہیں اور ان میں کوئی اختلاف اور تضاد نہیں ہوتا اگر کوئی بظاہر تضاد لگتا بھی ہے تو وہ محکمات اور متشابہات کے باہمی تعلق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ

السلام نے اپنے دعویٰ اور مقام کو بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ آپ مہدی، مسیح موعود اور امام آخر الزمان ہیں۔ آپ چودھویں صدی کے بھی مجدد ہیں اور مجدد الف آخر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے الہام و کلام کی روشنی میں اپنے دعویٰ کی بار بار وضاحت کی اس لئے عقلاً بھی آپ کے کلام میں تضاد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ راسخ فی العلم بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ یہ ایسے روحانی خزائن ہیں کہ جو انسان کی روحانی ترقی اور ہر قسم کے فتنہ اور وسوسہ سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اس روز بھی کثیر تعداد میں احباب و خواتین تشریف لائے ہوئے تھے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰؍جون ۱۹۷۸ء صفحہ ۲)